سوال : حضرت ابوبکر صدیقؓ کا عہد خلافت۔

جواب : حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت دو برس تین مہینے اور دس دن رہی۔ یہ مدت اگرچہ مختصر تھی۔ لیکن اس مختصر مدت میں ہی انہوں نے اسلام کی عظیم الشان خدمات انجام دیں۔ ان کا اہم کارنامہ یہ ہے کہ داخلی امن و امان قائم کرتے ہی دنیا کی دو عظیم سلطنتوں سے مقابلہ کیا اور شام و عراق میں اسلامی حکومت کی بنیادیں قائم کیں۔ انہی بنیادوں پر آگے چل کر عہد فاروقی میں عظیم الشان عمارت تیار ہوئی۔۔۔ انہوں نے اپنے دور خلافت میں دین کی اشاعت کا بھی اہتمام کیا۔ انہی کی تحریک پر مختلف قبیلے اسلام کے دائرے میں داخل ہوئے۔ اور انہی کی کوششوں سے شام و عراق میں بھی اسلام پھیلا۔ حضرت ابوبکر کے سامنے یہ نکتہ خاص طور پر رہا کہ کسی بھی امر میں اسلامی احکام سے انحراف نہ ہونے پائے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے دور میں پورا معاشرہ اسلامی ماحول اور کتاب و سنت کے سانچے میں ڈھلا رہا۔ اسی کے ساتھ انہوں نے فقہی مسائل کی تحقیق و تنقید کے لئے اور لوگوں کے استفتاء کے جواب میں فتویٰ دینے کے لئے افتاء کا محکمہ قائم کیا۔ اور چند ممتاز صحابیوں کو اس خدمت کے لئے نامزد کیا۔ ان میں بعد کے تینوں خلفائے راشدین یعنی حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ شامل ہیں۔

نظم و نسق : حضرت ابوبکر صدیقؓ نے وہی نظم و نسق برقرار رکھا جو عہد رسالت میں قائم ہو چکا تھا۔ عہد رسالت میں جو حکام مقرر ہوئے تھے ان میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ البتہ شام و عراق کے جو نئے علاقے فتح ہوئے تھے، ان کے انتظام کی ذمہ داری فوجی سپہ سالاروں کے سپرد رہی۔ خلیفۂ اول ملک میں امن و امان کے قیام کو نمایاں مقام پر رکھتے تھے۔ شاہراہوں کے تحفظ کے لئے اگر کوئی خطرہ پیدا ہوتا تو اس کو گرفتار کرکے سنگین سزائیں دیتے تھے۔ مثلاً اس زمانے میں ایک خطرناک ڈاکو عبداللہ بن عیاض رہزنی کرنے لگا تو حضرت ابوبکرؓ نے اس کو گرفتار کرکے اس کو کیفر کردار تک پہنچایا۔

شعبۂ مالیات : عہد رسالت میں شعبۂ مالیات کا کوئی باقاعدہ محکمہ نہیں تھا۔ خلیفۂ اول نے اس کی بنیاد ڈالی اور ایک افسر مقرر کیا۔ حضرت ابوعبیدہؓ بہت دنوں تک اس منصب پر فائز رہے۔ خلیفۂ اول نے ایک بیت المال بھی تعمیر کرایا اور دولت کی تقسیم کا وہی طریقہ رکھا جو عہد رسالت میں تھا۔ جب آمدنی آتی تو اس کا ایک معقول حصہ بار برداری کے سامان اور اسلحہ کی خریداری پر صرف کرتے۔ اجتماعی اور ملی ضرورتوں کو پورا کرنے کے بعد جو رقم بچ جاتی اس کو حضرت ابوبکرؓ مسلمانوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔

فوجی شعبہ : فوجی نظام اگرچہ عہد رسالت میں باضابطہ نہیں تھا، لیکن پھر بھی اس کی بنیاد پڑ چکی تھی۔ خلیفۂ اول نے اس میں یہ اضافہ کیا کہ فوج کے دستے مدینہ میں ہی قائم کرکے ہر دستے کا ایک امیر نامزد کیا جو فوج کی امامت بھی کرتا تھا۔ اسی کے ساتھ انہوں نے فوجی چھاؤنیاں بھی قائم کیں۔ ان چھاؤنیوں کی وہ خود نگرانی فرماتے تھے۔ قبائل میں اگر عصبیت کا جذبہ پیدا ہوتا تو اس کی روک تھام کرتے اور فوج کو پند و نصائح بھی فرماتے۔

ذمیوں کے حقوق کی حفاظت : شام و عراق کی مہم کے بعد ذمیوں کا مسئلہ خاص طور پر سامنے آیا۔ خلیفۂ اول نے خاص طور پر اس پر نظر رکھی۔ عہد رسالت میں عہد ناموں کے ذریعہ ایسے لوگوں کے لئے جو حقوق مقرر کئے گئے تھے، خلیفۂ اول نے ان کو برقرار رکھا اور ان کے دور میں جو ممالک فتح ہوئے، وہاں کے ذمیوں کو تقریباً وہی حقوق دیئے جو مسلمانوں کو حاصل تھے۔ نیز جزیہ کا ٹیکس صرف ان لوگوں پر رکھا جو اس کو ادا کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔

منکرین زکوٰۃ کا خاتمہ : حضرت ابوبکر صدیقؓ کا اہم ترین کارنامہ ان لوگوں کا خاتمہ تھا جنہوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ جبکہ زکوٰۃ مسلمانوں پر فرض کیا گیا ہے۔ اس کی ادائیگی سے انکار میں قبائل کی اکثریت شامل تھی۔ ان کے ارادوں کی خبر حضرت ابوبکرؓ کو ہوئی تو انہوں نے صحابہ کو جمع کیا اور یہ اعلان کیا کہ خدا کی قسم اگر زکوٰۃ کا ایک دانہ بھی کوئی قبیلہ ادا نہیں کرے گا تو میں اس سے جہاد کروں گا اور آخر کار حضرت ابوبکرؓ ایسے لوگوں کا خاتمہ کرنے میں کامیاب رہے۔

تدوین قرآن : عہد رسالت میں قرآن پاک کی جو آیتیں نازل ہوئی تھیں، انہیں متفرق چیزوں پر لکھ لیا جاتا تھا جو بکھری ہوئی تھیں۔ حضور ﷺ کے وصال کے بعد ایک جنگ میں بہت سے حفاظ شہید ہو گئے تو حضرت عمرؓ کی رائے ہوئی کہ قرآن پاک کے مختلف اجزا کو کتابی شکل میں محفوظ کر دیا جائے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس رائے کی اہمیت کو سمجھا اور کاتب وحی حضرت زید بن ثابتؓ سے قرآن پاک کا نسخہ مدون کرایا۔ اسی نسخے سے بعد میں حضرت عثمان غنیؓ نے مختلف نقلیں کرائیں اور عالم اسلام میں بھجوایا۔۔۔ حضرت ابوبکرؓ کا ایک بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کا بھی خاتمہ کیا۔ ان میں طلیحہ اسدی، مالک بن نویرہ، مسیلمہ کذاب اور سجاح نامی ایک عورت بھی شامل تھی۔ حضرت ابوبکرؓ کے حکم سے ان کے خلاف لشکر کشی کی گئی اور ان لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچایا گیا۔۔۔ یہ ہے عہد صدیقی کے نظام خلافت کا ایک خاکہ جس میں اخلاقی بلندی، عدل و انصاف، مذہبی رواداری اور رعایا پروری کے نشانات نمایاں نظر آتے ہیں۔ اور بلاشبہ یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے خلوص اور ان کی خدا ترسی کا نتیجہ تھا۔

☆☆☆